سوال

سودی بینکوں میں ملازمت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ں مصر میں حکومت کے تابع ایک بینک میں کام کرتا تھا، اس بینک کا کام یہ ہے کہ یہ زمینداروں اور دیگر لوگوں کو آسان شرطوں پر ایک مدت کے لیے قرض دیتا ہے جو کہ چند مہینوں سے لے کر کچھ سالوں تک کی بھی ہو سکتی ہے۔ بینک ان قرضوں پر سود بھی لیتا ہے اور مقررہ مدت سے تاخیر کی صورت میں تین

، بینک میں بیس سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہا ہوں، بینک کی تنخواہ ہی سے میں نے شادی کی ہے اور اسی سے گزر بسر، بچوں کی پرورش اور صدقہ کرتا ہوں اور اس کے سوا میرا اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ اس کے بارہ میں حکم شریعت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

، بینک کا قرضوں پر نفع اور قرضوں کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں جرمانہ وصول کرنا یہ سب سود ہے۔ لہذا اس طرح کے بینک میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ...٢... سورة المائدة

یکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

ضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ""رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

فرمایا:

(ہم سواء) (صحیح مسلم' المساقاۃ' باب لعن آکل الربا وموکلہ' ح: 1598)

ب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔"

آپ کو شرعی حکم کا علم نہ تھا تو آپ نے بینک سے جو تنخواہ لی ہے یہ حلال ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطـٰنُ مِنَ المَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا ۚ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَن عادَ فَأُولـٰئِكَ أَصحـٰبُ النّارِ ۖ هُم فيها خـٰلِدونَ ٢٧٥ يَمحَقُ اللَّهُ الرِّبوٰا وَيُربِى الصَّدَقـٰتِ ۗ وَاللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفّارٍ أَثيمٍ ٢٧٦... سورة البقرة

خص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا، اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اللہ سود کو نابود (بے برکت کرتا) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گا

پ کو علم تھا کہ یہ کام جائز نہیں تو پھر آپ نے بینک سے جس قدر رقم لی ہے وہ ساری رقم فلاحی اداروں اور فقراء وغیرہ میں تقسیم کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی پکی توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر کے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ ار

ـٰرُ...٨... سورة التحريم

ہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔"

فرمایا:

وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ٣١... سورة النور

تم سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2 ص521

محدث فتویٰ